آوارہ کتا نقصان پہنچاتا ہو، تو اسے مارنے کا کیا حکم ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor:12604

تاریخ اجراء: 22 جمادی الاولیٰ 1444ھ/17 دسمبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی آوارہ کتا مرغیوں کو پکڑ کر کھاجاتا ہو، یا جانوروں کو کاٹ کر نقصان پہنچاتا ہو، تو ایسے کتے کو مارنے کا کیا حکم ہے؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایسا آوارہ کتا جو ضرر و نقصان پہنچاتا ہو، اس کو مارنا، جائز ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں جو آوارہ کتا مرغیوں کو کھاجاتا ہے یا دیگر جانوروں یا لوگوں کو کاٹ کر نقصان پہنچاتا ہے، تو اس کتے کو قتل کرنا، جائز ہے، نیز ایسے ضرر رساں کتے کو مار ڈالنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے پکڑ کر یا پکڑنا ممکن نہ ہو، تو کسی طرح بے ہوشی کی دوا کھلا کر بے ہوش کرنے کے بعد تیز چھری کے ساتھ ذبح کر دیا جائے، اس کے علاوہ اسے بلاضرورت ڈنڈے مارنے، پتھر مارنے، رسی باندھ کر گھسیٹنے یا زہر دے کر تڑپا تڑپا کر مارنے کی ہرگز اجازت نہیں۔

واضح رہے کہ کتا ایک حرام جانور ہے، لہٰذا ذبح کر دینے سے اس کا گوشت ہرگز حلال نہ ہوگا۔

درِ مختار میں ہے: ”وجاز قتل ما یضر منها ککلب عقور وهرة تضر“ ترجمہ: جس جانور سے نقصان پہنچتا ہو اس کا قتل جائز ہے، جیسے کٹکھنا کتا، اور موذی بلی۔ (الدر المختار متن رد المحتار، جلد 10، صفحہ 517، مطبوعہ: کوئٹہ)

تبیین الحقائق و تکملۃ البحر الرائق میں ہے: ”جاز قتل ما یضر من البهائم کالکلب العقور والهرة إذا کانت تأکل الحمام والدجاج لإزالة الضرر ویذبحها ولا یضربها؛ لأنه لا یفید فیکون معذبا لها بلا فائدة“ یعنی جو چوپائے نقصان پہنچاتے ہوں، ضرر دور کرنے کے لئے انہیں قتل کرنا، جائز ہے، جیسے کٹکھنا کتا اور بلی جب کبوتروں اور مرغیوں کو کھاجائے۔ (ایسے جانوروں) کو ذبح کیا جائے اور ڈنڈی وغیرہ سے نہ مارے، کیونکہ یہ ڈنڈی وغیرہ سے مارنا جانور کو بغیر فائدے کے ایذا دینا ہے (جو کہ گناہ ہے) (تکملۃ البحر الرائق، جلد 9، صفحہ 359، مطبوعہ: کوئٹہ)

حدیقہ ندیہ میں ہے:"(الھرة اذا کانت موذیة) بخطف اللحم واکل فراخ الحمام الاھلی والدجاج وتخمیش ایدی الصغار ونحو ذلک (تذبح بسکین) حادة وترمی (ولا تضرب) لانہ عبث حیث لا ادراک لھا ولیست قابلة لتعلم ترک الاذی"یعنی بلی جب ایذا دیتی ہو (مثلاً) گوشت اُچک کرلے جائے، گھریلو کبوتروں و مرغیوں کے بچے کھا جائے، چھوٹے بچوں کے ہاتھوں کو نوچ لے وغیرہ، تو اسے تیز چھری کے ساتھ ذبح کرکے پھینک دیا جائے، اور اسے ہاتھ وغیرہ سے مارا نہ جائے کہ جب اس کو ان چیزوں کی سمجھ نہیں اور نہ ہی اس میں ترکِ اذیت کو جاننے کی قابلیت ہے تو مار پیٹ کرنا عبث ہے۔(الحدیقة الندیة، جلد2، صفحہ 427، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"بلی اگر ایذا پہنچاتی ہے، تو اسے تیز چھری سے ذبح کر ڈالیں، اسے ایذا دے کر نہ ماریں"(بہارِ شریعت، جلد3، حصہ16، صفحہ 655، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net